© rasailojaraid.com

حج وحدت امت، صبر، تحمل، ایثار اور قربانی کا مثالی اجتماع

دین اسلام کی خصوصیات لامحدود ہیں۔ جن کا احاطہ ممکن نہیں ہے۔ انسان جس قدر بھی اس میں غور و فکر کرے اتنے ہی راز کھلتے چلے جاتے ہیں اور عقیدہ توحید کی پختگی کے ساتھ ساتھ اللہ کی بندگی میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔ غور و فکر کا یہ میدان بھی بڑا وسیع ہے۔ کائنات کی تخلیق، زمین کی وسعت، آسمانوں کی بلندی، چاند، سورج اور ستاروں کی گردش، جنگلوں، صحراؤں، پہاڑوں، سمندروں میں بسنے والی اللہ کی مخلوق، سب دعوت فکر دیتی ہیں۔ حتیٰ کہ خود انسان کا وجود اس کے تمام اعضاء غور و فکر کے مطلوب ہیں اور جوں جوں انسان ان پر تدبر سے کام لیتا ہے وہ اللہ کی ذات اور رب العالمین کے وجود کا صحیح ادراک کرتا ہے اور عقیدہ توحید کا صحیح اقرار کرتا ہے۔ اسلام ایک فطری دین ہے۔ جس میں عبادات کا ایک خوبصورت تصور جہاں اللہ کی بندگی کی طرف لے جاتا ہے۔ وہاں ان عبادات میں تزکیہ نفس اور تربیت کا بہت بڑا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ نماز، روزہ، زکوۃ، حج میں اس کا عملی مشاہدہ ہمیشہ ہوتا ہے۔ حج اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔ جو ہر صاحب حیثیت مالدار، عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ جس کی ادائیگی کیلئے مکہ مکرمہ پہنچنا ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی عبادت ہے جس میں پہلی تین عبادتوں کا لطف پایا جاتا ہے۔ گویا کہ نماز روزہ اور زکوۃ کا مجموعہ حج ہے۔ کیونکہ حج میں نماز جیسی توجہ خشوع و خضوع، روزے دار ہونے کی صورت میں صبرو تحمل اور زکوۃ کی طرح خطیر رقم بھی خرچ کرتا ہے۔ اللہ کی رضا مندی اور خوشنودی کے لئے سفر کی صعوبتیں اور تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اہل و عیال، گھربار اور کاروبار کو خیرباد کہتا ہوا محض اس فرض کی ادائیگی کے لئے ہزاروں میل کا سفر اختیار کرتا ہے اور اپنی حلال کمائی کا ایک حصہ اس پر صرف کرتا ہے۔

حج ایک عبادت ہے۔ اس کے طریقہ کار پر اگر غور و فکر کیا جائے۔ تو عقل مندوں کے لئے اس میں بے شمار اسباق ہیں۔ روئے زمین سے آنے والے تمام مسلمان خواہ کوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گورا ہو یا کالا، عربی ہو یا عجمی سب ایک لباس زیب تن کئے اللہ کے حضور پیش ہوتے ہیں۔ ان کی زبانیں مختلف ہونے کے باوجود اللہ کو پکارنے میں وحدت کا اظہار کرتی ہے۔ یورپ کا باشندہ ہو یا افریقہ کا، ایشیاء کا رہنے والا ہو یا مشرق بعید کا، صرف لبیک اللھم لبیک کہنا وحدت امت کی بہترین مثال قائم ہوتی ہے۔ حجاج رنگ و نسل زبان و مکان سے بالاتر ہو کر یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔ جس کے قابل رشک مظاہرے حرمین شریفین میں نظر آتے ہیں۔ اللہ کی بندگی کے ساتھ وحدت اور اتحاد امت کی تربیت کا حصہ ہے۔ اسی طرح جو شخص حج کی نیت سے رضائے الٰہی کی خاطر سفر باندھتا ہے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان بڑا واضح ہے: فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج الآیۃ (البقرۃ: ۱۹۷)

حاجی اس کے قابل ہو جاتا ہے کہ ایسا بن جانا چاہیے کہ وہ اللہ کے حضور پیش ہے۔ حالت احرام میں ہے لہٰذا لغو گفتگو یا بے ہودہ گوئی، فحش کلامی، گالی گلوچ، دنگا فساد، غیبت چغلی، جھوٹ ایسی بدترین برائیوں سے اجتناب کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ان برائیوں کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے۔ کم از کم ایک ماہ کی مدت میں نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرنا، وضو اور طہارت کا اہتمام کرنا، تلاوت اور ذکر و اذکار میں مشغول رہنا، یہ سب نفس کا تزکیہ بہترین انداز میں ہوتا رہتا ہے اور اس مدت میں ایسا روحانی سکون میسر آتا ہے جس کی وجہ سے آئندہ بھی وہ یہ سکون حاصل کرنے کے لئے عبادات کا اہتمام کرتا ہے اور برائیوں سے اجتناب کرتا ہے۔

حج میں چونکہ بہت ازدحام ہوتا ہے جگہ اور ساز و سامان کی قلت ہوتی ہے۔ ہر جگہ تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی باری کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ انسان میں صبر و تحمل اور تکلیف برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ قوت اور صلاحیت رکھتے ہوئے بھی جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی ایثار صبر کی تلقین کرتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے وہاں اپنے نفس کی تربیت بھی کرتا ہے۔

حج کے عظیم اجتماع میں بھوک پیاس بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ گرمی کی شدت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے باوجود کوشش ہوتی ہے کہ دوسروں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

مسلمان حج کے ایام میں مناسک حج کو ادا کرتے ہیں تو دل میں اللہ کی کبریائی اور اس کی عظمت اور سطوت کا مکمل اعتراف ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں تمام ارکان پورے کرتا ہے۔ جسمانی مشقت کا عملی مظاہرہ منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں کرتا ہے اور سب سے زیادہ جمرات پر اس کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ لیکن اللہ کا قرب حاصل کرنے اور اپنی جان، مال کو اللہ کے راستے پر قربان کرنے کا عزم کرتے ہوئے اپنی وفاداری کا مکمل یقین دلاتا ہے اور بہتر سے بہترین قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہے اور لاکھوں جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں۔ جو اس عزم اور ارادے کا اظہار ہوتے ہیں کہ

"ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین۔ لا شریک لہ و بذلک امرت و انا اول المسلمین"۔

اللہ کی حاکمیت کو قائم کرنے اور رب العالمین کا اعتراف کروانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کا عزم کیا جاتا ہے۔ گویا حج ایک ایسا عظیم اجتماع ہے جس میں وحدت امت، صبر و تحمل، ایثار و قربانی کے بے پایاں مظاہر دیکھنے میں آتے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی مقصود ہے۔ وہاں اپنے نفس کا تزکیہ اور عملی تربیت بھی حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حج ادا کرنے کے بعد انسان ایک نئے عزم اور عہد کے ساتھ اپنی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ اور یہ بہترین موقع بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کا حج قبول ہوا وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوا کہ جیسا نومولود بچے کو ماں جنم دیتی ہے اور وہ گناہ سے بری ہوتا ہے۔ حقیقت میں حج مسلمانوں کے لئے ایک بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ اگر مسلمان صحیح معنوں میں اس سے سبق حاصل کریں۔ تزکیہ نفس کے ساتھ جو تربیتی پہلو اس میں پائے جاتے ہیں اس سے مستفید ہوں تو کوئی مشکل نہیں کہ مسلمانوں کا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ نہ بن جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مگر مقام افسوس ہے کہ فی الوقت لوگوں میں حج کرنے کا رجحان بھی فیشن بن گیا ہے۔ اعلیٰ سوسائٹی کے لوگ ریاکاری اور دکھلاوے کے طور پر یہ سفر اختیار کرتے ہیں' وہاں بھی ان کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ وقت آرام دہ کمروں میں گزار لیا جائے۔ منیٰ' عرفات اور دیگر جگھوں پر بھی محض وقت گزارتے ہیں جس کی وجہ سے حج کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ انسان میں صبر و تحمل اور ایثار و قربانی کا وہ جذبہ ہرگز پیدا نہیں ہوتا۔ جو مطلوب ہے لہٰذا اس اہم مسئلہ پر ضرور غور ہونا چاہیے۔

وہ تمام حجاج جو امسال بھی یہ فریضہ سرانجام دینے جارہے ہیں ہماری ان سب سے درخواست ہے کہ وہ حج کے اعلیٰ اور ارفع مقصد کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں اللہ کی بندگی اور اس کی رضامندی کے ساتھ اپنی تربیت اور تزکیہ نفس پر خصوصی توجہ دیں اور آئندہ زندگی ایک نئے عزم کے ساتھ شروع کرنے کا عہد بھی کریں۔

بقیہ صہ ۴۴

بھٹکتے ہوئے انسانوں تک دین کا پیغام پہنچایا جائے"

(دنیا کے ۸۵ نامور نومسلموں کی سرگزشت' ہم مسلمان کیوں ہوئے۔ ناشر جنگ پبلشرز صفحہ ۳۸۳' ۳۸۴)

ہمیں امید ہے کہ پاکستانی مسلمان موصوف کی توقعات پر پورا اتریں گے دنیا بھر کی احیائے اسلام کی تحریکوں کا ہراول دستہ ثابت ہوں گے اور مغرب کے تازہ دم پرجوش مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس جہان تازہ کی تخلیق کریں گے۔ جس کے طلوع کی بشارت علامہ اقبال نے کچھ اس طرح سے دی ہے۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

© rasailojaraid.com